فون ۴۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

بروز جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ، ۳۰ فتح ۱۳۵۰ھش، ۳۰ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۳۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۹ فتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۸ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ - ۲۹ فتح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :- گذشتہ دو دن طبیعت بہت خراب رہی۔ اسوقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تعطیلات موسم سرما کے بعد ۳ جنوری ۱۹۷۲ء سے کھل جائے گا۔ تمام طلباء وقت مقررہ پر حاضر ہو جاویں۔

والدین اور نگران صاحبان مہربانی کرکے اس طرف پوری توجہ دیں۔ ان کے بچے غیر حاضری نہ کریں۔

۳ جنوری سے نو ماہی امتحان شروع ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

۳۱ فتح (دسمبر ۱۹۷۱ء) کی تاریخ یاد رکھیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدہ کنندگان کی یاددہانی کے لئے التماس ہے کہ آپ کے وعدوں کا کم از کم ساٹھ فیصد ۳۱ فتح (دسمبر ۱۹۷۱ء) سے پہلے ضرور وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اگر اس میں کمی رہ گئی ہو تو اسے پورا کرنے کی کوشش فرمائیے۔ جزاکم اللہ خیرًا۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو مدّنظر رکھکر بکثرت درود پڑھو

اور

آپ کی ترقی مدارج اور آپ کے مقاصد کی کامیابی کے لئے دعائیں کرو

"درود شریف ... بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدّنظر رکھ کر۔ اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے۔ اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ صفحہ ۱۴)

"درود شریف اس غرض کی ترقی کے لئے پڑھا جائے جس کے لئے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰ۔ ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰ (یعنی کاش مَیں اس راہ میں مارا جاتا۔ اور اس کے بعد زندہ کیا جاکر پھر اسی راہ میں مارا جاتا۔ اور اسی طرح پر مجھے بار بار اس مقصد کی پیروی میں اپنی زندگی وقف کرنے اور اپنی جان دینے کا موقعہ میسر آتا) اسی کام کی تکمیل کیلئے درود شریف پڑھو۔" (بروائت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ)

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطّر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ (فرشتے) آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وُہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صـ۵۰۲)

"مَیں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے۔ اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اُن کے کاندھوں پر نُور کی مشکیں ہیں اور وہ کہتے ہیں هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ؐ

ترجمہ:- یعنی یہ نزول انوار اس وجہ سے ہے کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔ اور یہ اس چیز کا بدلہ ہے جو تم نے درود شریف پڑھ کر آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صـ۱۳۸ حاشیہ)

"خدا کی خاطر تلخی کی زندگی اختیار کرو" (حضرت مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو، اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کو قریب کرے۔" (الوصیت)

خدا کی خاطر تلخی کی زندگی اختیار کرتے ہوئے اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کیجئے۔ اور ہر قسم کے لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) نیز زکوٰۃ اور صدقہ کی ادائیگی فرمائیے۔ اور خوشی کے موقعہ پر شکرانہ فنڈ، شادی فنڈ وغیرہ میں حصہ لیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دیگا۔

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ر فتح ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدِ اعظم کی طرف سے خطرات کی نشاندہی

یہ ایک تاریخی صداقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ ہندو کانگریس نے قیامِ پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور جب اُسے اِس اندھی مخالفت میں مُنہ کی کھانا پڑی تو وہ بادل ناخواستہ برصغیر کی تقسیم پر راضی تو ہوئی لیکن اِس عزم اور ارادہ کے ساتھ کہ پاکستان کی نئی مملکت کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ چنانچہ ہمارے ہمسایہ ملک نے پاکستان کا قیام عمل میں آتے ہی اقتصادی لحاظ سے اسے دیوالیہ بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اُس نے اِس نئی مملکت کی راہ میں پے در پے نئی اقتصادی مشکلات پیدا کیں۔ مثلاً اُس نے اپنے ہاں مختلف علاقوں میں مسلمانوں کا قتل عام کرکے انہیں پاکستان میں دھکیلنا شروع کردیا جس کی وجہ سے پاکستان کی نئی مملکت کو پچاس لاکھ سے زائد مہاجرین کی آباد کاری کے انتہائی مشکل مسئلہ سے دوچار ہونا پڑا۔ پاکستان کے حصہ کا نقد روپیہ روک لیا، فوجی سامان میں پاکستان کا جو حصہ تھا وہ بھی نہ دیا۔ پھر مشرقی پاکستان کی مکمل اقتصادی ناکہ بندی کردی۔ وہ ایک کے بعد دوسری اقتصادی مشکل اور اپنی طرف سے عقدۂ لاینحل پیدا کرتا چلا گیا۔

جب پاکستان قائد اعظم کی قیادت میں ان تمام مشکلات پر قابو پانے میں کامیاب رہا اور اہل پاکستان کے آہنی عزم کے آگے اس کی کچھ پیش نہ جاسکی اور پاکستان اقتصادی لحاظ سے دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا تو اُس نے مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوانے اور اس طرح پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کی سکیم بنائی۔ چنانچہ اس ضمن میں اُس نے مشرقی پاکستان کو نشانہ بنا کر وہاں صوبائی تعصب کا زہر پھیلانے کی انتہائی مکروہ مہم شروع کی۔ قائدِ اعظم نے جہاں اقتصادی مشکلات پیدا کرنے میں اس کی دال نہ گلنے دی تھی دشمن کے اس نئے حربہ کو بھانپ کر قوم کو فوراً اس سے خبردار فرمایا۔ چنانچہ آپ مارچ ۱۹۴۸ء میں مشرقی پاکستان تشریف لے گئے اور وہاں متعدد تقاریر کے دوران دشمن کے اِس نئے حربہ پر تفصیل سے روشنی ڈال کر اہلِ پاکستان کو اِس سے ہوشیار رہنے اور دشمن کی اقتصادی چالوں اور چالبازیوں کی طرح اِس نئے حربہ کو بھی ناکام بنا ڈالنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ چنانچہ آپ نے ۲۱ر مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ کے ایک جلسۂ عام میں قریباً تین لاکھ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "ہمارے دشمن پاکستان کی مخالفت میں ناکام رہے۔ اپنی ناکامی پر کھسیانے ہوکر وہ اب اِس تاک میں ہیں کہ خود پاکستان کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اِس مملکت کو تباہ کردیں۔ اِس سلسلہ میں وہ خاص طور پر اِس کوشش میں ہیں کہ صوبائی تعصب کو زیادہ سے زیادہ ہوا دی جائے۔"

(۲) "اِن کا مقصد پاکستان کو توڑ پھوڑ دینا اور برباد کرنا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ چوکنّے اور ہوشیار رہیں تاکہ آپ پھنس نہ جائیں۔"

(۳) "مَیں آپ کو صاف بتاتا ہوں کہ آپ کے درمیان چند انتشاری اور دُوسرے کارکن بھی ہیں جنہیں باہر سے مدد ملتی ہے اور اگر آپ نے خیال نہ رکھا تو آپ کا قومی شیرازہ بکھر جائے گا۔ بعض لوگوں نے اب تک اِس خیال کو ترک نہیں کیا ہے کہ مشرقی بنگال کو ہندوستان میں شامل کرادیا جائے۔ مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ آپ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہیں۔"

(۴) "مَیں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ پاکستان حاصل کرنے کے بعد اپنی نادانی سے اسے تباہ کرنے پر آمادہ ہوجائیں گے؟"

اس کے بعد قائدِ اعظم نے ۲۴ر مارچ کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسۂ تقسیم اسناد میں، ۲۰ر مارچ کو چٹاگانگ کے استقبالیہ جلسہ میں اور ۲۸ر مارچ کو ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے جو تقاریر فرمائیں ان میں بھی دشمن کے اِس حربہ کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا اور مشرقی پاکستان کے غیور اور وفا شعار مسلمانوں کو دشمن کی چالوں اور اس کی چاپلوسیوں سے خبردار رہنے کی بہت مخلصانہ انداز میں تلقین فرمائی۔ قائدِ اعظم کی اِن تقاریر کا یہ اثر ہوا کہ مشرقی بنگال میں صوبائی تعصب پھیلانے اور اس طرح پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے متعلق دشمن کا منصوبہ خاک میں مل کر رہ گیا۔

قائد اعظم دشمن کی ذہنیت اور اُس کے مخفی ارادوں کو خوب سمجھتے تھے۔ آپ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ دشمن اقتصادی چالوں اور مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈلوانے کی کارروائیوں میں ناکام ہونے کے بعد پاکستان پر حملہ آور ہوکر اسے جارحیت کے ذریعہ ختم کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ چنانچہ آپ نے قوم کو اِس خطرہ سے بھی آگاہ فرماکر اس کے لئے پوری پوری تیاری کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے ۲۳ر جنوری ۱۹۴۸ء کو پاکستانی بحریہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اِس ناقص دنیا میں کمزور اور نہتّا ہونا دوسروں کو جارحانہ اقدام کی دعوت دینا ہے۔ امن برقرار رکھنے کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کے دل سے جو ہمیں کمزور سمجھتے ہوئے ڈرانے دھمکانے یا حملہ کرنے کی نیت رکھتے ہیں یہ خیال خام دُور کردیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اپنے آپ کو اِس قدر مضبوط بنالیں کہ کسی کو ہمارے خلاف قدم اُٹھانے کی جرأت نہ ہو۔"

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ اگر کبھی ایسا موقع آیا کہ دشمن ہمارے خلاف جارحیت کا ارتکاب کرے اور ہم پر حملہ آور ہوکر پاکستان کو ختم کرنے پر آمادہ ہو تو ہم کبھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ ہم پہاڑوں، صحراؤں اور میدانوں میں جنگ کریں گے اور اُس وقت تک لڑتے چلے جائیں گے جب تک دشمن ہمیں اُٹھا کر بحیرۂ عرب میں نہ پھینک دے۔

پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی دشمن نے یکے بعد دیگرے ان میں سے ہر حربہ آزمایا لیکن قائد اعظم نے اپنی خداداد سیاسی بصیرت اور غیر معمولی فراست سے کام لے کر قوم کو ہر طرح چوکس اور بیدار رکھا اور اُس کے کسی حربہ کو بھی کامیاب نہ ہونے دیا۔ آپکی وفات کے بعد بھی اس کی معاندانہ سرگرمیاں جاری رہیں اور اہل پاکستان قائد اعظم کے بتلائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا رہتے ہوئے اُس کی اِن سرگرمیوں کو حتی المقدور ناکام بناتے رہے۔

لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا قوم رفتہ رفتہ قائد اعظم کے اصولوں اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کو فراموش کرتی چلی گئی اور اندرونی طور پر انتشار کا شکار ہونے لگی۔ اِس صورت حال سے دشمن نے خوب فائدہ اُٹھایا اور بالآخر مشرقی پاکستان میں اُن معدودے چند لوگوں کو آلہ کار بنا کر جن سے قائد اعظم نے خبردار کیا تھا پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لئے راہ ہموار کرنا شروع کردی اور جب پاکستان کی بہادر افواج نے غدّار عناصر کے خلاف اقدام کرکے اُس کے اِس منصوبے کو خاک میں ملا دیا تو دشمن نے خود ایک بہت بڑی طاقت سے سازباز کرکے اور خود اُس کا آلہ کار بنکر مشرقی پاکستان پر بھرپور حملہ کردیا اور ہر طرف سے اس کی مکمل ناکہ بندی کرکے اُس پر قبضہ جمالیا۔ اور اَب وہ دُنیا بھر کی لعنت ملامت کی پرواہ نہ کرتے اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے اُس پر اپنے فوجی قبضہ کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اب وہاں شہریوں کو بے دریغ موت کے گھاٹ اُتارا جارہا ہے اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔

ایسے نازک اور سنگین حالات میں ملک میں جناب ذوالفقار علی بھٹو کی زیر سرکردگی صحیح معنوں میں ایک نمایندہ حکومت برسرِ اقتدار آئی ہے جس نے پاکستان کے چھینے ہوئے حصہ کو دوبارہ حاصل کرنے، بھارت کی جارحیت کا سدّباب کرنے اور پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر اور حقیقی طور پر خوشحال بنانے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ قوم اپنے نئے صدرِ مملکت کی پُرجوش اور ولولہ انگیز قیادت میں پورے اعتماد اور جذبہ و جوش کے ساتھ قومی عزت و وقار اور پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ موجودہ صورتِ حال میں جملہ اہلِ وطن کے بنیادی فرائض کیا ہیں؟ اِس امر پر ہم قائد اعظم کے ارشادات کی رُو سے آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

اسلام کی پشت و پناہ ایک عظیم مملکت

قائدِ اعظم نے ۳۰ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو لاہور کے جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اپنی ہی مملکت کا قیام صرف حصولِ مقصد کا ذریعہ تھا نہ کہ مقصود بالذات۔ مدّعا یہ تھا کہ ہماری اپنی ہی ایک مملکت ہو جس میں ہم آزاد انسانوں کی حیثیت سے جئیں اور زندگی بسر کریں۔ جسے ہم اپنی تہذیبی روشنی اور تمدنی خصوصیات کے مطابق ترقی دے سکیں اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصول پوری آزادی سے بروئے کار آسکیں۔

اِس وقت مَیں آپ سے جس بات کا طلب گار ہوں وہ صرف یہ ہے کہ آپ میں سے جس جس شخص کے پاس میرا یہ پیغام پہنچے وہ اپنے آپ سے یہ عہد کرلے اور ضرورت پڑے تو اسکے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوگا کہ وہ پاکستان کو اسلام کی پشت و پناہ اور دُنیا کی عظیم ترین مملکتوں میں سے ایک بنانے کی کوشش کرے گا جس کا نصب العین مُلک کے اندر بھی اور باہر بھی امن کا قیام ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابوجہل کا قاتل کون تھا

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

۲ ہجری مطابق ۶۲۳ء سترہ یا انیس رمضان بروز جمعہ بدر کے میدان میں اسلام کے اور کفر کے درمیان پہلی جنگ لڑی گئی۔ لشکر کفار کا سرغنہ ابوجہل تھا جو اپنی اسلام دشمنی کی وجہ سے مشہور تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اور بعض دوسرے کفار سرداروں کا نام لیکر مدینہ میں بددعا کی تھی۔

(بخاری کتاب المغازی باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کفار قریش)

ابوجہل نے بھی مکہ سے چلتے وقت خانہ کعبہ کے پاس دعا کی تھی:۔ "اللھم اقطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف فاحنہ الغداۃ"

(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ مطبوعہ مکتبہ نور علی) اے پروردگار جو رشتہ داری کو قطع کرنے والا ہے اور جھوٹا ہے کل اسے تباہ و برباد کردے۔

ابوجہل ایک ہزار شہسواروں کیساتھ بدر کے میدان میں آکر خیمہ زن ہوگیا وہ شراب کے خم پر خم لنڈھاتے اونٹ ذبح کرکے اُس کے کباب اڑاتے۔ اس کے بالمقابل بے سروسامان تین سو تیرہ صحابہؓ کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں آئے اور خدا سے مخاطب ہو کر عرض کی

اے پروردگار اگر یہ چھوٹا سا
گروہ آج تو نے ہلاک کردیا تو
تیری عبادت روئے زمین پر
کون کرے گا"۔

(بخاری کتاب المغازی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بدر کے دن کو حق و باطل کو امتیاز کرنے والا دن قرار دیا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی نشانات ظاہر ہوئے ان نشانات میں سے ایک نشان ابوجہل کا قتل تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ہلاکت کیلئے بددعا کی تھی۔ اور اس نے بھی جھوٹے اور فسادی کی تباہی کے لئے دعا کی تھی

ابوجہل میدان میں یہ رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے اترا

ما تنقم الحرب العوان منی
بازل عامین حدیث سنی
لمثل ھذا ولدتنی امی

(ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۹۳)

ترجمہ:۔ سخت جنگ مجھے کیا نقصان پہنچا سکے گی کہ میں نوجوان دو سالہ اونٹ کی طرح مضبوط ہوں میری ماں نے مجھے اسی قسم کی جنگوں کے لئے جنا ہے۔

وہ درختوں کے جھنڈ میں مضبوط پیروں میں کھڑا تھا کہ دو یا تین انصاری نوجوان اس کی طرف لپکے۔ معاذ بن عمرو بن جموح انصاری اس دن اسلام کی طرف سے میدان میں اترے تھے وہ روایت کرتے ہیں:۔

کہ یہ مشہور تھا کہ ابوجہل تک پہنچنا مشکل ہے میں نے دل میں ارادہ کر لیا اور اس تک پہنچکر تلوار کا ایسا بھرپور وار کیا کہ اس کی ایک پنڈلی کاٹ کر رکھدی اُس کا بیٹا عکرمہ پاس ہی تھا اُس نے پلٹ کر مجھ پر وار کیا تو میرا بازو کٹ کر لٹکنے لگا۔ میں کٹے ہوئے ہاتھ سے لڑنے لگا لیکن جب میں نے محسوس کیا کہ یہ میرے لئے روک بنتا ہے تو میں نے اسے پاؤں کے نیچے رکھکر توڑ کر الگ پھینک دیا۔

(ابن ہشام جلد دوم صفحہ ۲۶۳ و اسد الغابہ جزء رابع صفحہ ۳۰۹)

یہ معاذ بن عمرو بن جموح وہی ہیں۔ جن کے والد عمرو بن جموح اور ماموں عبد اللہ اُحد میں شہید ہوئے تھے اور ان کی والدہ ہند نے کہا تھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو مجھے کوئی غم نہیں۔

(ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۶۱)

مشہور صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ وہ بدر کے میدان میں صف آراء تھے۔ انہوں نے نظر دوڑائی تو ان کے دائیں اور بائیں دو نوعمر نوجوان تھے ان کو دیکھکر خیال گذرا کہ میرا دایاں بایاں آج محفوظ نہیں ابھی اسی خیال میں تھے کہ ایک نے کہا اے چچا! ابوجہل کہاں ہیں؟ میں نے کہا بھتیجے تجھے اس سے کیا سروکار؟ مجھے اس نے جواب دیا میں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر مجھے وہ مل گیا تو یا تو میں اسے واصل جہنم کروں گا یا اس راہ میں جان دے دوں گا۔ وہ کہتے ہیں یہی گفتگو مجھ سے دوسرے نے کی چنانچہ ابھی میں نے انہیں اشارہ سے بتایا ہی تھا کہ وہ دیکھو ابوجہل میرا اشارہ کرنا تھا کہ وہ بچے باز کی طرح جھپٹے اور ابوجہل پر تلواریں برسانے لگے اور یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔

(بخاری کتاب المغازی باب فضل من شہد بدراً)

یہ روایت مسلم میں بھی آئی ہے۔

راوی عبدالرحمٰن بن عوف ہی ہیں لیکن سند مختلف ہے اور اس روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ ان نوجوانوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو کہا تھا کہ ابوجہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا ہے اسلئے میں نے عہد کیا ہے کہ میں اس کو قتل کردوں گا یا اس راہ میں جان دے دوں گا۔ لیکن روایت کے آخر میں ہے کہ ان دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوجہل کے قتل کا ماجرا عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہر ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ میں نے اسے قتل کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تم نے اپنی تلواروں کو پونچھا تو نہیں انہوں نے عرض کیا نہیں چنانچہ حضور نے ان کی تلواریں دیکھیں اور فیصلہ فرمایا کہ دونوں کی تلواریں خون آلود ہیں۔ کیونکہ قتل میں دونوں شریک تھے۔ لیکن ابوجہل کی سلب (یعنی اس کے جسم پر زرع وغیرہ جو کچھ تھا) معاذ بن عمرو بن جموح کو دی (یہ فقہ کا مسئلہ ہے کہ مقتول کی سلب قاتل کو بطور انعام دی جاتی ہے) لیکن روایت کے آخر میں یہاں الفاظ یہ ہیں کہ یہ دونوں نوجوان جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے دائیں بائیں تھے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے یعنی دونوں کے نام ایک تھے لیکن ولدیت الگ الگ اور حضور نے غالباً انعام معاذ بن عمرو بن جموح کو اسلئے عطا فرمایا۔ اور ابوجہل کا قاتل انہیں اسلئے قرار دیا کہ پہلی کاری ضرب انہوں نے لگائی تھی۔ جس سے ابوجہل ایسا زخمی ہوا کہ اب وہ معذور ہوگیا تھا۔ یعنی ٹانگ سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ معاذ کہتے ہیں کہ میری ضرب سے اس کی ٹانگ یوں اڑ گئی تھی جیسے کھجور کی گٹھلی کو گٹھلی پر رکھکر ضرب لگائی جائے اور وہ اڑ جائے اور شاید اسلئے بھی کہ معاذ نے کمال شجاعت دکھائی تھی کہ خود لٹکتے ہاتھ کو توڑ کر پھینک دیا تھا۔

حضرت ابن مسعودؓ کا ابوجہل کے قتل میں حصہ

بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذ بن عمرو کی ضرب سے ابوجہل مرا نہیں تھا۔ ابھی اس میں کچھ جان باقی تھی۔ یہ روایت حضرت انسؓ کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ابوجہل کا پتہ کریگا اس کا کیا حشر ہوا۔ حضرت ابن مسعود جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا اہتمام فرماتے تھے اور مسواک رکھتے تھے اسلئے انہیں "صاحب الوسادۃ والسواک" کہتے تھے نے عرض کی کہ میں جاتا ہوں چنانچہ یہ گئے اور اس کی گردن پہ اپنا پاؤں رکھا اور کہا ھل اخزاک اللہ یا عدو اللہ اے اللہ کے دشمن خدا نے تجھے ذلیل کیا یا نہیں۔ ابوجہل نے کہا کس طرح مجھے ذلیل کیا۔ کیا مجھ سے بڑا آدمی کبھی تم نے کوئی مارا ہے۔ پھر اس نے پوچھا جنگ کا کیا انجام ہوا۔ میں نے کہا رسول خدا کو خدا تعالیٰ نے کامیاب کیا۔ یہ کہا اور میں نے اس کا سر تن سے جدا کردیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رسول خدا یہ خدا کے دشمن ابوجہل کا سر ہے۔ حضور نے فرمایا آللہ الذی لا الہ غیرہ۔ اس خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے عرض کیا ہاں حضور۔ پھر میں نے سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھدیا۔ اس پر حضور نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا (ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ بخاری کتاب المغازی) ابن ہشام کی بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ کفار قریش میں سے بعض کو اپنے انجام کے متعلق خوابیں آگئی تھیں (ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ و ۲۵۰)

خلاصہ کلام یہ کہ پہلی کاری ضرب ابوجہل پر معاذ بن عمرو بن جموح نے لگائی اور معاذ بن عفراء بھی ان کے ساتھ شریک تھے (عفراء ان کی والدہ کا نام تھا باپ کا نام حارث تھا یہ تین بھائی تھے معوذ، معاذ اور عوف یہ تینوں بدر میں شریک ہوئے تھے۔ معوذ اور عوف دونوں بدر میں شہید ہوئے۔ معاذ حضرت علیؓ کے زمانہ تک زندہ رہے اُحد اور احزاب میں بھی شریک ہوئے

(اسد الغابہ جزء رابع صفحہ ۲۶۹)

اور سر ابوجہل کا ابن مسعود نے تن سے جدا کیا

علامہ نووی نے بخاری اور مسلم دونوں روایتوں میں یوں بھی تطبیق دی ہے کہ تینوں یعنی معوذ اور معاذ ابن عفراء اور معاذ بن عمرو بن الجموح ابوجہل کے قتل میں شریک تھے اور پہلی کاری ضرب معاذ بن جموح نے ہی لگائی تھی (نووی شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۸۵) بہرحال خدا کا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے طفیل اور اپنی دعا کے مطابق بدر کے میدان میں اولو العزم اور جوان لڑکوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ جنہوں نے یہ عزم کیا تھا کہ یا آج ابوجہل کو مار دینگے یا اس راہ میں جان دے دیں گے اور ان سچی نیت والوں کی نیت کو خدا نے پورا کیا اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور آپ کی دعاؤں کو سنا اور بدر کے دن کفر کی ریڑھ کی ہڈی توڑ کر رکھدی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداشناسی اور دعا

(مکرم غلام رسول صاحب اعوان ڈیرہ غازیخاں)

"زندگی کیا ہے یہ اس وقت پتہ چلتا ہے جب نصف زندگی گزر جاتی ہے" یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے۔

انسان اس دنیا میں آکر اس قدر مصروف ہو جاتا ہے کہ اُسے پتہ بھی نہیں لگتا کہ وہ اس دنیا میں کیوں آیا ہے اور اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ جب اسے ذرا شعور ہوتا ہے تو ادھر ادھر نظر دوڑاتا ہے تو دیکھتا ہے کہ سب لوگ دولت کمانے میں مصروف ہیں اور جو دولت مند ہیں وہ خوش حال زندگی بسر کر رہے ہیں تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ اس کی زندگی کا مقصد دنیا کمانا اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنا ہی ہو سکتا ہے۔ یہی مقصد وہ اپنے طور متعین کر لیتا ہے اور پھر اسی راستہ پر چل پڑتا ہے۔ حالانکہ اُسے چاہیئے تھا کہ وہ کسی معرفت اور بصیرت رکھنے والے سے سوال کرتا کہ وہ اس دنیا میں کس لئے آیا ہے۔ تو شاید اُسے صحیح سمت کی طرف نشاندہی کر دی جاتی اور اسے سراغ منزل مل جاتا۔ لیکن وہ یہی جانتا ہے کہ اسے اس دنیا سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ دیکھو جب کوئی شخص کہیں ملازمت کرتا ہے تو اسے دریافت کرنا پڑتا ہے کہ میرے فرائض کیا ہیں اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔ میں کس کا حاکم ہوں اور کس کا محکوم۔ اس کے بعد وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو صحیح طریقے پر بجا لاتا ہے۔ اسی طرح انسان کو اس دنیا میں آکر اپنے آپ سے یہی سوال کرنا چاہیئے تھا کہ وہ کیوں آیا ہے اور اسے کیا کرنا ہے تو اسے صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ اس دنیا میں آزاد نہیں چھوڑ دیا گیا۔ اس پر کچھ فرائض ہیں اور کچھ ذمہ داریاں۔ لیکن انسان کو اس وقت پتہ لگتا ہے جب اس کی نصف سے زیادہ زندگی لیفجر امامہ کے ماتحت گزر جاتی ہے۔ پھر وہ حسرت کا شکار ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ کاش میں یہ وقت ضائع نہ کرتا اور کچھ کر لیتا۔

پس بعض تو اپنی کوتاہیوں کی تلافی۔ احساس ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے کر لیتے ہیں۔ لیکن بعض مایوسیوں کا شکار ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے اور بھی دور جا پڑتے ہیں۔ پس سب سے ضروری چیز انسان کے لئے "خود شناسی" ہے۔ جب بندہ خود کو شناخت کر لیتا۔ کہ وہ طبعاً کتنا کمزور اور کتنا ضعیف واقع ہوا ہے۔ اور اسے ہر آن ایک حاجت براری کی ضرورت ہے تو اسے خدا شناسی کی توفیق ملتی ہے اور بامراد ہو جاتا ہے۔ پس اصل چیز تو اللہ سے تعلق کو قائم کرنا ہے جو توبہ۔ استغفار اور دعا سے قائم ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ ہلاک شدہ ہے۔ خدا تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اس نے صاف فرما دیا ہے کہ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم۔ یعنی اگر تم مجھ سے دعا نہیں مانگو گے۔ تو مجھے بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ پس انسان کی خوش قسمتی اسی میں ہے کہ وہ دعا کے ذریعہ سے اپنا تعلق اپنے رب سے قائم رکھے اور اس کی امان میں آجائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہیں آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے اختیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے۔ جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے ایک لحظہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی بوٹی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ اس میں ہر وقت لگا رہے۔"

ایک اور موقع پر فرمایا کہ۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو تمہارے گھروں میں امن رہے۔ تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔"

پھر فرمایا۔

"تم لوگوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا۔ اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسرے کی بھی حفاظت کرے گا۔"

پس ہر مشکل کا حل اور ہر فیض اور برکت حاصل کرنے کی چابی تو دعا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت میر ناصر نواب صاحب رضؓ سے پوچھا کہ میر صاحب! احمدیت سے پہلے ہم اور آپ دونوں اہل حدیث تھے۔ آخر یہ کیا بات ہوئی کہ آپ کو حضرت مسیح موعود جیسا داماد مل گیا اور آپ کی لڑکی اس عظیم مقام پر فائز ہو گئی وہ کون سا غیر معمولی عمل تھا جس کے بدلے میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت عطا کی۔ اور آپ کی زندگی قابل رشک بن گئی۔ میر صاحب فرمانے لگے کہ مولوی صاحب بات تو کچھ بھی نہیں صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ بات یہ ہے کہ جب سے یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ دعا نہ کی ہو کہ خدایا۔ اس لڑکی کے لئے جو تیرے نزدیک سب سے زیادہ مناسب اور موزوں رشتہ ہو وہی عطا فرما۔ مولوی صاحب فرمانے لگے۔ بس بس میر صاحب میں سمجھ گیا۔ وہ دعا ہی کا تیر تھا۔ جو نشانہ پر جا لگا اور آپ کو یہ سعادت مل گئی۔

پس اصل چیز دعا ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی نہ بھولنا چاہیئے۔ اس سے گوہر مقصود ملتا ہے اور اسی سے انسانی زندگی سنورتی ہے۔ یہ ابتلاء کے ایام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکا ہوا ہے وہ اپنے بندوں پر ان کی غفلت اور خود فراموشی کی وجہ سے ناراض ہے۔ اس کے غضب کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے آنسوؤں کے پانی کی ضرورت ہے۔ توبہ استغفار اور انابت الی اللہ کی ضرورت ہے یہی طریق اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے۔

استغفروا ربکم انہ کان غفارا

راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس کی رحمت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ جو کھولا جائے گا۔ کیونکہ اس نے اپنے فیضان اور رحمت کی تقسیم کا ذریعہ رات کو رکھا ہے۔ دن کو یہ نعمت نہیں بانٹی جاتی۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ

رات کے پچھلے حصہ میں۔ اک نعمت بانٹی جاتی ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے وہ کھووت ہے

پس میرے دوستو اور بھائیو۔ تہجد کو لازم پکڑو اور تضرع اور زاری سے اس کے جذبہ رحم و کرم کو متحرک کرو اس سے وہ بہت جلد مائل بہ کرم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے۔ وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

چندہ اطفال وقف جدید کی اہمیت

"وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھالیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے بھی اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا۔ اس کی طرف جماعت نے اتنی توجہ نہیں دی جتنی دینی چاہیئے تھی"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

نائب سیکرٹریان و سیکرٹریان وقف جدید کوشش فرمائیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر اطفال۔ ناصرات اور سات سال سے کم عمر کے چھوٹے بچوں میں سے کوئی بچہ ایسا نہ ہو جو اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہو تاکہ دین کی خاطر ان کے اندر بھی کام کرنے کی روح پیدا ہو۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۷۱/۱۰/۱ تا ۷۱/۱۰/۳۱

۱	محاسب صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر (از متفرق احباب)		۲۳۔۰۰ روپے
۲	کیپٹن محمد یحییٰ صاحب کوئٹہ		۱۰۰۔۰۰ روپے
۳	احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ		۱۴۔۰۰ روپے
۴	شیخ انوار رسول صاحب کراچی		۱۰۔۰۰ روپے
۵	محمد مسعود احمد صاحب کراچی		۵۰۔۰۰ روپے
۶	لیڈی ڈاکٹر انیسہ قمر صاحبہ کراچی		۱۰۔۰۰ روپے
۷	چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۲۰۔۰۰ روپے
۸	زکیہ خاتون صاحبہ	"	۱۰۔۰۰ روپے
۹	مقصودہ بیگم صاحبہ	"	۱۲۔۰۰ روپے
۱۰	عبدالعزیز صاحب ناظم آباد	"	۳۰۔۰۰ روپے
۱۱	بیگم سید انتظار حسین صاحب	"	۱۰۔۰۰ روپے
۱۲	بیگم ملک نذیر احمد صاحب	"	۲۰۔۰۰ روپے
۱۳	بیگم لفٹیننٹ شاہ صاحب	"	۲۰۔۰۰ روپے
۱۴	بیگم شوکت فاروقی صاحب	"	۱۰۔۰۰ روپے
۱۵	شیخ رفیع الدین احمد صاحب	"	۱۱۔۸۰ روپے
۱۶	چوہدری رحمت علی صاحب راولپنڈی		۱۰۔۰۰ روپے
۱۷	سید عبدالحی صاحب جھنگ صدر		۵۰۔۰۰ روپے
۱۸	لجنہ اماء اللہ	کوئٹہ	۱۱۔۸۸ روپے
۱۹	بیگم چوہدری غلام اللہ صاحب گلبرگ	لاہور	۲۵۔۰۰ روپے
۲۰	مبارکہ صاحبہ اہلیہ قائم دین صاحب	سرگودہا	۱۰۔۰۰ روپے
۲۱	محترمہ صالحہ منہاس صاحبہ از طرف پسران لفٹننٹ شاہد احمد منہاس مرحوم	۶۶ ڈی گلبرگ III لاہور	۵۰۰۰۔۰۰ روپے

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خریداران الفرقان سے ضروری گزارش

ماہنامہ الفرقان کے بہت سے خریدار سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دسمبر میں اپنا سالانہ چندہ جمع کراتے ہیں اس سال ہنگامی حالات کے باعث جلسہ دسمبر میں نہیں ہو سکا۔ اس لئے جملہ احباب جن کا چندہ ماہ دسمبر میں ختم ہو چکا ہے بہت جلد آئندہ سال کا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یہ منی آرڈر ۱۵ جنوری ۱۹۷۲ء سے پہلے پہلے مل جائیں ورنہ ایسے احباب کے نام ۱۵ جنوری ۱۹۷۲ء کو وی پی کر دیئے جائیں گے۔ جو دوست کسی مجبوری کی وجہ سے اس وقت وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں وہ بلا مطلع فرما دیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرے بڑے بھائی مکرم محمد حسین مختار صاحب کی لڑکی مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو تقریباً گیارہ بجے رات سولہ گھنٹے زندہ رہنے کے بعد وفات پا گئی۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔

گزشتہ سال ان کے ہاں مردہ لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ بھائی صاحب کی شادی کو آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن اولاد سے محروم ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بھائی صاحب کو ان بچیوں کا نعم البدل عطا کرے اور صبر جمیل دے۔

(خاکسار کرامت حسین مختار حلقہ مارٹن روڈ کراچی)

جلسہ ہائے بر موقع یوم پیدائش قائداعظم

یوم پیدائش قائداعظم کے سلسلہ میں ربوہ کے متعدد حلقہ جات میں جلسے منعقد کئے گئے جس میں حضرت قائداعظم کی سیرت پر روشنی ڈالی گئی اور استحکام پاکستان کے لئے دعائیں کی گئیں بعض حلقہ جات کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

کل مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۱ء بعد نماز ظہر مسجد گول بازار ربوہ میں حضرت قائداعظم کے یوم پیدائش کے سلسلہ میں ایک جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو محترم میاں روشن دین صاحب زرگر نے کی۔ بعد ازاں قریشی فضل حق صاحب نے قائداعظم کی سیرت، اخلاق اور ان مساعی پر تقریر کی جو آپ نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں کی تھیں۔ دوران تقریر آپ نے قیام پاکستان کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور وہ حالات احباب کے سامنے رکھے جن کی بدولت قیام پاکستان عمل میں آیا۔ آخر میں آپ نے قائداعظم کے ارشادات سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ اور احباب سے گزارش کی کہ وہ استحکام پاکستان اور اس کی حفاظت کے لئے دعا کریں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

صدر محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ

آج ۷۱/۱۲/۲۵ بروز ہفتہ قائداعظم کی یوم ولادت کے سلسلہ میں اہالیانِ محلہ دارالنصر شرقی کا جلسہ مسجد محلہ دارالنصر شرقی میں بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم چوہدری محمد صادق صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو مکرم محمد انور صاحب نے کی۔ بعد ازاں ریاض احمد صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد بشیر احمد شاہ صاحب نے قائداعظم کی زندگی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قائداعظم کی انتھک محنت اور خلوص کے نتیجہ میں مسلمانوں کو پاکستان جیسی سب سے بڑی اسلامی مملکت عطا فرمائی۔

آخری تقریر مکرم چوہدری محمد صادق صاحب نے فرمائی اور انہوں نے قائداعظم کی سیرت کے بعض واقعات بیان کئے اور جماعت کو تلقین کی کہ وہ استحکام پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں۔ جلسہ کے آخر میں اجتماعی دعا ہوئی۔

صدر محلہ دارالنصر شرقی۔ ربوہ

یوم پیدائش قائداعظم کے سلسلہ میں محلہ دارالصدر شرقی کا ایک اجلاس مورخہ ۲۵ دسمبر بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "استحکام پاکستان اور ہمارے فرائض" کے موضوع پر ایک مبسوط اور مدلل تقریر کی اور مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نہایت احسن پیرایہ میں بانی پاکستان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ نیز مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے اپنی ایک نظم جو خاص اس تقریب کے لئے لکھی گئی تھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

(صدر حلقہ دارالصدر شرقی ربوہ)

پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے طلباء کے لئے اعلان

وہ احمدی طلباء جو امسال پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں اگر انہیں اس سلسلہ میں کوئی دقت پیش آئے تو خاکسار سے رابطہ قائم فرمائیں۔

محمد ظفر اللہ اسلم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نیوکیمپس
۳۳۹ سر سید ہال۔ نیو کیمپس لاہور

درخواست ہائے دعا

میرے والد صاحب بیمار ہیں اور ان دنوں فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان اور احباب سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سلیم صادق جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ خاکسار آج کل ایک ناگہانی مصیبت میں پھنس گیا ہے جس کی وجہ سے سخت پریشان ہے احباب جماعت مصیبت سے رہائی اور کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد سلیم جگر۔ لوچپہ آزاد کشمیر)

۳۔ میری بچی سکینہ پروین کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری بچی کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت خاص سے شفا دے۔

(عبدالغفور ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ حال شوگر ملز۔ سرائے نورنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخلہ ایم اے عربی کلاسز تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایم اے عربی کلاسز کا داخلہ طلبا اور طالبات کے لئے بی اے کا نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد انشاء اللہ شروع ہو جائے گا جو پانچ روز تک جاری رہے گا جس کے بعد پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ داخلہ لینے والے طلبہ اور طالبات میں سے امسال بی اے کے امتحان میں عربی کے مضمون میں سب سے زیادہ نمبر لینے والے پہلے دو طلبا کو محترم محمد حسین صاحب ساجد کی طرف سے جاری کردہ میاں عطاء اللہ عربی سکالرشپ سکیم سے دو دو صد روپیہ سالانہ کے دو سکالرشپ دیئے جائیں گے۔ سال ششم میں یہی وظائف کالج کے امتحانات کے مارکس کی بنا پر دیئے جاتے ہیں۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔ فارم داخلہ کے ہمراہ میٹرک ایف اے اور بی اے کے امتحانات کی اسناد کی مصدقہ نقول اور ذکور طلبہ کی صورت میں دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو شامل کرنے ضروری ہوں گے۔

کالج میں بہترین اور تجربہ کار سٹاف کے علاوہ باپردہ تعلیم کا خاص بندوبست ہے طالبات کے لئے جامعہ نصرت ہوسٹل میں رہائش کا بھی تسلی بخش انتظام موجود ہے داخلہ کے خواہشمند امیدوار فوری توجہ کریں۔

کالج ہذا کے ایم اے عربی کے نتائج بفضلہ تعالیٰ گزشتہ ۹ سال سے جب سے یہ کلاسز شروع کی گئیں ہیں ہر سال ہی نہ صرف سو فیصد نکلتے رہے ہیں بلکہ اکثر و بیشتر ہمارے طلباء کی یونیورسٹی میں بھی نمایاں پوزیشن آتی رہی ہے۔

عربی زبان علوم دینیہ کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی ممالک کے ساتھ روز افزوں تعلق کی روشنی میں اس کی دنیوی حیثیت بھی کسی شک وشبہ کی محتاج نہیں رہی۔ اس لئے ایم اے عربی میں ہر لحاظ سے داخلہ مفید اور مناسب ہوگا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

کلکتہ میں امدادی سامان میں وسیع پیمانے پر دھاندلی ہو رہی ہے

بہت سے مقامی باشندے پناہ گزینوں کے کیمپ سے راشن وصول کرتے ہیں

لندن ۲۸ دسمبر۔ بی بی سی کے نمائندہ نے کلکتے سے اطلاع دی ہے کہ مشرقی پاکستان کے پناہ گزینوں کے لئے مغربی ممالک نے جو بھاری امداد بھارت کو دی ہے اس میں بڑے وسیع پیمانے پر دھاندلی ہو رہی ہے اس امداد کو ناجائز طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان پناہ گزینوں کو مشرقی پاکستان واپس بھیجنے کی بجائے انہیں ایک تجارتی مال کی طرح استعمال کیا جا رہا ہے اور ان کی واپسی کے کوئی آثار یہاں نظر نہیں آتے

بی بی سی کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ بھارت نے پناہ گزینوں کی تعداد ایک کروڑ بتائی ہے مگر حالات کا جائزہ لینے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں بہت زیادہ مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ ان بے گھر افراد میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی بھی موجود ہے جو مستقل طور پر کلکتہ میں رہتے ہیں۔ انہیں راشن کارڈ دے دیئے گئے ہیں وہ ہر ہفتہ کیمپوں پر آتے ہیں اور کیمپوں سے اپنا راشن لے کر واپس لوٹ جاتے ہیں۔

دنیا کے مختلف ممالک کی طرف سے بھارتی جارحیت کی مذمت

راولپنڈی ۲۸ دسمبر دنیا کے مختلف ممالک کی طرف سے مشرقی پاکستان میں بھارتی جارحیت کی برابر مذمت کی جا رہی ہے۔

سوڈان کے جنرل نمیری نے کہا ہے کہ سوڈان دیگر ممالک کے معاملات میں مداخلت کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ رجحان امن عالم کے لئے خطرناک ہے۔

کویت کی حکومت نے بھی پاکستان پر بھارتی حملہ کو پاکستان کی سالمیت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوشش قرار دیا ہے

سینیگال کے وزیر خارجہ نے بھی پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ وہ پاک بھارت تنازعہ میں پاکستان کو حق پر سمجھتا ہے۔

مشرقی پاکستان میں ایک احمدی نوجوان کی شہادت

ہمارا بائیس سالہ لخت جگر سکینڈ لفٹنٹ عبدالمحسن خالد کرک ستارہ جرأت (امروڈ کور) مشرقی پاکستان میں کشتیا کے محاذ پر دشمنوں سے بڑی بے جگری سے مقابلہ کرتے ہوئے ۹ دسمبر کو شہید ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم ان سب رشتہ داروں، دوستوں اور ہمدردوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے خود تشریف لاکر تاریں دے کر ٹیلیفون کر کے یا خط لکھ کر ہماری دلجوئی کی ہے۔ اور اس طرح ہماری ڈھارس بندھائی ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بچے کی شہادت کو قبول فرمائے اور ہمارے دلوں کو تسکین دے۔

(بیگم و ڈاکٹر عبدالغفور خان کرک لاہور)

نیشنل سروس ریکروٹمنٹ شیڈول

نیشنل سروس میں بھرتی کرنے کے سلسلے میں گورنمنٹ کے اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

۱۔	ملتان	۳۰/۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء	ریکروٹنگ آفس
۲۔	گوجرانوالہ	۲۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء	پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس
۳۔	راولپنڈی	۲۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء	پریڈ روڈ
۴۔	راولپنڈی کینٹ و کراچی	۲۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء	ریکروٹنگ آفس گارڈن روڈ

یاد رہے کہ مطابق پاکستان نیشنل سروس آرڈیننس ۱۹۷۰ء تمام وہ نوجوان جو ۲۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ۱۸-۲۰ سال کی عمر میں ہوں اور جو کم از کم میٹرک پاس ہوں وہ نیشنل سروس کے لئے اپنے نام پیش کریں۔

ان تمام نوجوانوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ جن پر نیشنل سروس آرڈیننس کا اطلاق ہوتا ہے کہ خواہ ان کو بلائے جانے کے نوٹس بھیجے گئے ہوں یا نہ بھیجے گئے ہوں وہ مذکورہ مقامات پر صبح ۸ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک نیشنل سروس میں بھرتی کرنے والی ٹیم کو اپنے نزدیک ترین مقام پر رپورٹ کریں۔

جن نوجوانوں کو نیشنل سروس کے لئے اس سے قبل بلایا گیا ہو یا ان کو منتخب کیا گیا ہو لیکن کسی وجہ سے وہ نیشنل سروس میں بھرتی کرنے والی ٹیم کو رپورٹ نہ کر سکے ہوں وہ بھی نزدیک ترین بھرتی کرنے والی ٹیم کو رپورٹ کریں۔ (بحوالہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۷۱ء)

(ناظر تعلیم ربوہ)

روشنی پر سے تمام پابندیاں اٹھا لی گئیں

راولپنڈی ۲۸ دسمبر۔ حکومت نے روشنیوں پر سے تمام پابندیاں اٹھا لینے کا فیصلہ کیا ہے اب ملک بھر میں رات کو روشنی پر کوئی پابندی نہیں رہی۔ البتہ شہری دفاع کی دیگر تدابیر پر سرگرمی سے عمل ہوتا رہے گا۔

سرکاری دفاتر میں صرف قائداعظم کی تصویر آویزاں کی جائے

راولپنڈی ۲۸ دسمبر۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ہدایت کی ہے کہ سرکاری دفاتر میں ان کی تصویر آویزاں نہ کی جائے۔ بلکہ صرف قائداعظم بانی پاکستان کی تصاویر دفاتر میں آویزاں کی جائیں۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ خدام الاحمدیہ ربوہ سے خطاب فرمائیں گے

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس ۳۰/۱۲/۷۱ بوقت ۴ بجے شام ایوان محمود میں ہوگا۔ جس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ تمام خدام شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

لازمی چندہ جات کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں (ناظر بیت المال ربوہ)